روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 141 سوموار - 27 محرم - 1416ھ ' 26 احسان 1374 ھش ' 26 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کو کمال تک پہنچانے والا حقیقی خوشحالی پاتا ہے

جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض اس کو وہ مطلب نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے۔ اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔ جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے' وہ انسان کو بشریت سے الگ کرکے الوہیت کے سایہ میں لا ڈالتا ہے۔ جب تک اس کی حد تک درد اور عشق نہ پہنچ جائے کہ جس میں غیر اللہ سے محویت حاصل ہو جائے اس وقت انسان خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ ان خطرات کا استیصال بغیر اس امر کے مشکل ہوتا ہے کہ انسان غیر اللہ سے بکلی منقطع ہو کر اسی کا ہو جائے اور اس کی رضا میں داخل ہونا بھی محال ہوتا ہے اور اس کی مخلوق کے لئے ایسا درد ہونا چاہئے جس طرح ایک نہایت ہی مہربان والدہ اپنے ناتواں پیارے بچے کے لئے دل میں سچا جوش محبت رکھتی ہے۔

خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا نہیں ہو سکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن سے دعا کرنے والوں کو دعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ نخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لئے درد دل پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جوش دعا پیدا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے اور صرف منہ سے دم بھرتا رہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ تحریر فرماتے ہیں۔

مارچ ۹۵ء میں بعض عوارض سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ علاج کی غرض سے فضل عمر ہسپتال میں داخلہ لینا پڑا۔ بیماری کے دوران تمام ڈاکٹر صاحبان اور ہسپتال کے دوسرے عملہ نے بڑی توجہ اور خلوص سے علاج کیا۔ احباب جماعت تیمارداری کے لئے بہت سفر اختیار کر کے بھی تشریف لائے۔ بعض احباب نے خطوں کے ذریعہ بھی بیمار پرسی کی کئی عزیز دور و نزدیک سے پیار و محبت سے تشریف لاتے رہے۔ خاکسار ہسپتال کے عملہ اور احباب کا شکر گذار ہے۔ میری صحت کی بحالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان احباب کے خلوص و دعاوں کا بھی یقیناً بہت دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار عرصہ ۵۰ سال سے جماعت کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مزید خدمات کی توفیق عطا فرماوے اور اپنے فضل سے عمر اور صحت میں برکت عطا فرماوے۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔

تقریب شادی

○ مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد احمد طاہر مقیم جرمنی کی شادی ۱۴- اپریل ۱۹۹۵ء کو عمل میں لائی۔ بارات ربوہ سے مغل پورہ لاہور پہنچی۔ مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے الوداعی دعا کروائی۔

اگلے دن ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں عزیز و اقارب اور دوست و احباب نے شرکت فرمائی۔

عزیزم محمد احمد طاہر کا نکاح عزیزہ روبینہ شاکر بنت مکرم محمد شریف صاحب شاکر مغل پورہ لاہور کے ساتھ مورخہ ۲۷- جنوری ۱۹۹۵ء کو مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے دار الذکر لاہور نے پڑھا تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے یہ رشتہ مبارک کرے۔ اور ثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

فتنہ کی چھوٹی بات بھی خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اکثر چھوٹی باتیں ہوتی ہیں مگر ان کے نتائج خطرناک ہوا کرتے ہیں۔ حکومت بغداد کی تباہی کی ابتداء ایک معمولی بات سے ہوئی تھی۔ شہر میں ایک گروہ تھا جن کو عیار کہتے تھے۔ وہ گویا پولیس کے قائم مقام ہوتے تھے۔ ان کا کام بدمعاشوں کی فہرستیں تیار کرنا ہوتا تھا۔ ایک دن دو عیاروں میں سے ایک نے کہ چلو بھئی کباب کھائیں۔ دوسرے نے کہا کباب کیا کھانے ہیں ذرا لڑائی کا تماشہ دیکھیں۔ شیعہ سنی کو لڑوائیں اور تماشہ دیکھیں۔ یہ کہہ کر ایک شیعوں کے محلہ میں چلا گیا اور دوسرا سنیوں کے محلہ میں اور وہاں جا کر کچھ ایسی باتیں بنائیں کہ دونوں گروہوں کو لڑوا دیا۔ وزیر اعظم شیعہ تھا۔ اس نے سنیوں کی گرفتاری کے احکام نافذ کئے اس پر سنی ولی عہد کے پاس گئے اور کہا کہ وزیر اعظم کی طرف سے ہم امن میں نہیں ہیں۔ اس نے ہماری گرفتاری کے لئے فوج کو بھیج دیا ہے۔ ہمیں بچائیے اور شیعوں کے مظالم سے حفاظت کیجئے۔ ولی عہد سنی تھا۔ اس نے خاص اپنی باڈی گارڈ کو بھیج دیا کہ

باقی صفحہ ۷ پر

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- احسان 1374 ہش — 26 - جون 1995ء

قدرِ مشترک-خدا تعالیٰ کی محبت

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ آپس میں تعلق پیدا کرنے کے لئے اور اس تعلق کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے کوئی قدر مشترک سامنے آنی چاہئے- جب دو افراد میں کوئی قدر مشترک ہو تو وہ ایک دوسرے کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں بے شک بعض باتوں میں اختلاف بھی ہو لیکن انہیں نظر انداز کیا جاسکتا ہے اور قدر مشترک ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتے ہوئے ان میں محبت کا جذبہ پیدا کر دیتی ہے- اور یہ بات ہر انسان کے متعلق کہی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی عادات یا اپنے پیشے سے ہم آہنگی رکھنے والے لوگوں سے محبت کرتا ہے اگرچہ محاورہ تو یہ بھی ہے کہ ہم پیشہ حاسد ہمیشہ' لیکن یہ ایک دوسرے کے ساتھ ناروا مقابلے کا نتیجہ ہوتا ہے-- ورنہ آپ دیکھیں گے کہ جو بات آپ میں خاص طور پر پائی جاتی ہے وہ اگر کسی اور شخص میں بھی پائی جاتی ہو تو آپ دونوں ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے-

کھیلوں کا بھی یہی حال ہے- جو کھیل آپ کھیلتے ہیں اس کھیل کے کھیلنے والوں سے آپ کا ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور آپ ان کے قریب آنے لگتے ہیں اور سینکڑوں اختلافات کے باوجود اس ایک معاملے میں آپ ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں- حقیقت یہ ہے کہ قدر مشترک بڑی اہم بات ہے- اگر مذہب کی بات کی جائے تو سب سے زیادہ اہمیت اس زاویے کو ہے کہ ہم میں آپس میں کوئی قدر مشترک ہے یا نہیں- لیکن اس قدر مشترک کو سمجھنے کے لئے ہمیں از خود دوسرے مذاہب کی تاویل کرنے کی بجائے ان کی تاویل پر غور کرنا چاہئے- مثلاً ہر مذہب اس بات کا دعویٰ کرتا ہے یا کم از کم زبان سے دعویٰ نہیں کرتا تو عملی طور پر اس کا ثبوت دیتا ہے کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا ہے- ہر مذہب کے لوگ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں- خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس دعوے کے دلائل پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں- مختلف مذاہب میں اختلافات تو ہوں گے ہی- اگر اختلافات نہ ہوں تو ساری دنیا کا مذہب ایک ہی کیوں نہ ہو- لیکن ان اختلافات کے باوجود اگر ہم قدر مشترک کو سامنے رکھیں تو ہمارا آپس میں ایک دوسرے کے قریب آنا اور ایک دوسرے کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا آسان ہو جاتا ہے- اور پھر جب یہ قدر مشترک خدا تعالیٰ کا وجود اور اس کی محبت ہو تو پھر تو اس میں تمام اختلافات ضم ہو جاتے ہیں- اختلافات کی طرف نگاہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی-

خدا تعالیٰ سب کا خدا ہے- سب اس سے محبت کرتے ہیں- سب اس کے قُرب کا دعویٰ کرتے ہیں- اور نتیجۃً یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی مخلوق سے پیار پیدا ہو جاتا ہے جو شخص خدا سے محبت کرے گا وہ یقیناً خدا کی مخلوق سے بھی محبت کرے گا اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ساری دنیا کے لوگوں کو چاہے وہ کسی خطے میں بستے ہوں- چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں- چاہے ان کے تہذیب و تمدن کیسے ہی کیوں نہ ہوں- ایک دوسرے کے قریب لانے میں ممد ثابت ہوتی ہیں-

پس آیئے ہم اس بات پر غور کریں اور سب مل جل کر غور کریں کہ ہمارا منتہائے مقصود تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے راستے الگ الگ سہی ان میں بھی کوئی بہت دوری نہیں ہے- لیکن ہم ایک ہی جگہ پر پہنچنا چاہتے ہیں- ایک ہی منزل ہم سب کی منزل ہے- ہم جوں جوں اس بات پر غور کریں گے تمام دنیا کے انسانوں کو بلا تمیز مذہب و ملت اپنے قریب پائیں گے اور یہی وہ بات ہے جو دنیا میں حقیقی امن پیدا کر سکتی ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے-

میرا اظہار کہ ابلاغ کی مانند نہیں
وہ اگر چاہے تو دنیا کے کنارے سُن لیں
ہیں تکلم کے طریق اور بھی رائج اے دوست
میرے الفاظ نہ سن پائیں' اشارے سن لیں

ابو الاقبال

غزل

آئے ہیں ہم اس کی قدرت کے نظارے دیکھ کر
موت کے اور زندگی کے رنگ سارے دیکھ کر

ایک لمحہ کا تغافل اور بے پایاں کرم
گنگ تھے سب اس کی چتون کے اشارے دیکھ کر

لُجّہ و موجِ حوادث سٹپٹا کے رہ گئے
ناخدا کے ہاتھ میں پتوار سارے دیکھ کر

اہلِ ساحل جن کی نظروں میں تھا طوفانوں کا زور
محوِ حیرت تھے مِری کشتی کنارے دیکھ کر

تِیرگی چھٹتی گئی آنکھوں میں نُور آتا گیا
اپنے آنگن میں دمکتے چاند تارے دیکھ کر

کرب کے ہم کن مراحل سے گذر کے آئے ہیں
کون پا سکتا ہے یہ چہرے ہمارے دیکھ کر

اس کی رحمت نے لپک کے گود میں اپنی لیا
بے بسوں کو چند تنکوں کے سہارے دیکھ کر

دوستو تم ہی کہو جذبات کا عالم تھا کیا
سامنے نظروں کے پھر اپنے پیارے دیکھ کر

میرے آقا کی دعائیں کام میرے آگئیں
روح سجدے میں گری اُونچے منارے دیکھ کر

ہر قدم پر اِک تجلّی اِک نئی ہی شان ہے
کون چھوڑے گا تمہیں جلوے تمہارے دیکھ کر

ذہن و دل فکر و نظر میں تازگی سی آگئی
سایۂ ابرِ کرم' فضلوں کے دھارے دیکھ کر

صاحبزادی امتہ القدوس

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس حلاوت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے- یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے-

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں- اور اس وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا- تب بھی میں دین حق کی خدمت سے رک نہیں سکتا اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں- آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے- تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے- کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں' میری (عبادات) اللہ ہی کے لئے ہیں اور (-) اس کی روح بول اٹھے میں نے اپنے آپ کو جہانوں کے رب کا فرماں بردار بنا لیا ہے- جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا- خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا-

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو- تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں- پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں-

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت ابراہیمؑ دعا فرماتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو ان لوگوں میں سے جو اس جگہ رہیں گے ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما (ان میں سے) اور اے ہمارے رب! رسول کے آنے سے یہ ضرورت تو پوری ہو جائے گی کہ خانہ کعبہ سے جس طرح تعلق رکھنا ہے اس کا پتہ لگ جائے گا- اور وہ سچے اور مخلص مومن بن جائیں گے- مگر اے ہمارے رب ہم نے جو اپنی اولاد کو یہاں آکر بسایا ہے تو اس میں علاوہ اس غرض کے کہ تیرا نام بلند ہو ہماری یہ بھی غرض ہے کہ ہماری اولاد کے ذریعے تیرا نام بلند ہو- ہم نے صرف تیرا گھر نہیں بنایا بلکہ اپنی اولاد کو بھی یہاں لاکر بسا دیا ہے- گویا ہم نے جو تیرے نام کی بلندی کی کوشش کی ہے اس میں کچھ اپنی غرض بھی شامل ہے- ہم نے یہ مکان بنایا ہے- اس لئے کہ تیرا نام بلند ہو- اور ہم نے اپنی اولاد یہاں اس لئے بسائی ہے کہ اس کے ذریعے سے تیرا نام بلند ہو پس ہم نے جو اپنی اولاد یہاں بسائی ہے اس میں ہماری یہ غرض بھی شامل ہے کہ آنے والا رسول انہیں میں سے ہو- باہر سے نہ ہو- (تیری آیات ان پر پڑھے) اور وہ تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے تیرے نشانات اور معجزات کے ذریعے ان کے ایمانوں کو تازہ کرے- اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے دلائل لوگوں کے سامنے بیان کرے-

(اور وہ ان کو کتاب سکھائے) اور تیری شریعت جس کے بغیر باطن پاکیزہ نہیں ہو سکتا- اور جو انسان کو مکمل نمونہ بنا دیتی ہے- نازل ہو- اور وہ لوگوں کو سکھائے (اور حکمت) اور اے ہمارے رب! جب وہ رسول آئے گا- انسانی عقل تیز ہو چکی ہو گی- اس وقت انسان بچہ نہیں ہو گا کہ اسے یہ کہا جائے کہ اٹھ اور فلاں کام کر- اور جب وہ کہے کہ میں کیوں کروں تو اسے کہا جائے کہ آگے سے (مت بولو) عیسیٰ کے زمانے میں اور موسیٰ کے زمانہ میں ایسا ہو چکا ہے- مگر جب وہ نبی آئے گا- اس کا زمانہ انسانی عقل کے ارتقاء کا زمانہ ہو گا- اس وقت بندہ یہ نہیں سنے گا کہ کر- بلکہ یہ پوچھے گا کہ کیوں کروں- پس اے خدا تو اس کو موسیٰ کی طرح صرف شریعت ہی نہ دیجیو- نوحؑ کی طرح صحف ہی نہ دیجیو- داؤد کی طرح احکام ہی نہ دیجیو- بلکہ ساتھ ہی ان کی وجہ بھی بتا دیجیو- اور ان احکام کی حکمت بھی واضح کیجیو- تاکہ نہ صرف ان کے جسم تیرے حکم کے تابع ہوں- بلکہ ان کا دماغ اور دل بھی تیرے حکم کا تابع ہو- اور وہ سمجھیں کہ جو کچھ کہا گیا ہے فلسفہ کے ماتحت کہا گیا ہے- عقل کے ماتحت کہا گیا ہے-- اور ضرورت کے ماتحت کیا گیا ہے- فوائد کے ماتحت کہا گیا ہے-

(ان کا تزکیہ کرے) اور ان کو پاک کرے- دماغ کو ہی پاک نہ کرے بلکہ حکمت سکھا کر ان کے قلوب کو بھی محبت الٰہی سے بھر دے- یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ میں جذب کر دیں- الٰہی صفات ان میں پیدا ہو جائیں اور وہ چلتے ہوئے انسان نظر نہ آئیں بلکہ خدا نمائی کا ایک آئینہ دکھائی دیں اور وہ ایسے ذرائع اختیار کریں جن سے قوم کی ترقی کے سامان پیدا ہوں-

(یقیناً تو طاقت ور اور حکیم ہے) اے ہمارے رب ہم نے جو چیز مانگی ہے- بظاہر یہ ناممکن نظر آتی ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا- لیکن ہم خوب جانتے ہیں کہ تجھ میں طاقت ہے تو عزیز خدا ہے- تو غالب خدا ہے- اور تیری شان یہ ہے کہ

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہم سمجھتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا- لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں تو ایسا کر سکتا ہے- چونکہ تو عزیز خدا ہے- اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ایسا رسول آئے- اس پر اعتراض ہو سکتا تھا کہ اگر پہلے خدا نے ایسا رسول نہیں بھیجا تو اب کیوں بھیجے اور اگر پہلے بھی ایسا رسول بھیجنا ضروری تھا- تو پھر ایسے رسول کو نہ بھجوا کر بنی نوع انسان پر کیوں ظلم کیا گیا- اس اعتراض کا (حکیم ہے) کہہ کر ازالہ کر دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ پہلے ایسا رسول آ ہی نہیں سکتا تھا- پہلے لوگ اس قابل ہی نہ تھے کہ محمدیؐ تعلیم کو برداشت کر سکیں- پس ایک طرف حضرت ابراہیمؑ نے عزیز کہہ کر خدا کی غیرت کو جوش دلایا اور کہا کہ ہمارا یہ مطالبہ غیر معقول نہیں ہم جانتے ہیں کہ تو ایسا کر سکتا ہے مگر ساتھ ہی حکیم کہہ کر بتا دیا کہ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر تو نے پہلے ایسا رسول نہیں بھیجا تو (خدا کی پناہ) تو نے بخل سے کام لیا بلکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر تو نے پہلے ایسا نبی نہیں بھیجا- تو صرف اس لئے کہ پہلے ایسا نبی بھیجنا مناسب نہیں تھا-

اس دعا میں ہمیں ایک عجیب بات نظر آتی ہے- اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیمؑ نے صرف رسول فرمایا ہے رسل نہیں فرمایا حالانکہ حضرت ابراہیمؑ کی پیش گوئی اپنی اولاد کے متعلق ایسی واضح تھی کہ وہ جانتے تھے کہ ان میں بہت سے رسول پیدا ہوں گے- لیکن باوجود اس کے وہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں صرف ایک رسول کے مبعوث کئے جانے کی دعا فرماتے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم پر یہ بات کھل چکی تھی کہ (آخری نبی) بنی اسماعیل میں سے آنا ہے اور وہی ایک رسول ہے جس کی کتاب پر تمام شرائع کا اختتام ہے-

---

حکیم محمد سعید

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

ابنِ رشد- ایک نامور طبیب اور فلسفی

حکمت و فلسفہ کے اماموں میں "ابن رشد" کو ممتاز مقام حاصل ہے اس کی شخصیت نہایت جامع تھی- وہ بیک وقت فلکیات کا ماہر' بے مثل طبیب' ارسطو کے نظریات کا شارح اور نقاد تھا- مغرب میں اس کا نام "اویروز" ہے- اس کا پورا نام "ابولید ابن احمد ابن رشد" تھا اسے علوم دینیہ میں بھی زبردست مہارت تھی- ہسپانیہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کے عروج کے دور میں اس کا خاندان اپنے علم و فضل کے اعتبار سے بہت احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا- اس کے آباؤ اجداد عرصہ تک عہدہ قضا پر مامور رہے- ابن رشد بھی اشبیلیہ میں مختصر مدت تک یہ خدمت انجام دے چکا تھا- اس کا تعلق فقہا کے خاندان سے تھا مگر اس کی انفرادیت یہ تھی کہ- اس نے موروثی ذوق کے ساتھ علم طب میں غیر معمولی دسترس حاصل کی اور اسلامی دنیا میں ایک فاضل طبیب کی حیثیت سے عظم شہرت حاصل کی-

ابن طفیل اس کے معاصرین اطبا میں تھا اور اس کے کمال کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا- یہ امر واقع ہے کہ طبی مہارت کے اعتبار سے اس کی شخصیت بہت اہم تھی وہ مراکش کا شاہی طبیب بھی تھا- مگر ابن رشد کا امتیاز ہے کہ ابن طفیل کی نگاہ میں وہ تنہا شخص تھا جس میں اس کی جانشینی کی اہلیت تھی چنانچہ بعض ذاتی وجوہ کی بنا پر جب وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہوا تو اس کے مشورے سے ابو یعقوب یوسف نے ۱۱۸۲ء میں ابن رشد کو اپنے دار الحکومت مراکش آنے کی دعوت دی- ابن رشد اس وقت بالکل نوخیز تھا چیچک سے متعلق اس کی تحقیقات تاریخ طب میں بڑی اہمیت رکھتی ہے- ایک غلط تاثر یہ ہے کہ مشہور سائنس دان ایڈورڈ جیز چیچک کے مرض سے نجات دلانے والا تھا- حالانکہ تاریخی اعتبار سے اس کارنامے کا انتساب ابن رشد کی جانب ہونا چاہئے ابن رشد نے اپنی مشہور تصنیف "الکلیات فی الطب" میں تحقیق و تجربے کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص چیچک کے مرض کا شکار ہو جائے تو اس پر اس مرض کا حملہ دوبارہ نہیں ہو سکتا- اس کی کتاب الکلیات "فی الطب" دنیا کی پہلی کتاب ہے جس میں چیچک کے متعلق اہم طبی معلومات ہیں اور اس مرض کے بارے میں بیشتر محققانہ اکتشافات اطبائے مابعد کے لئے شمع راہ ثابت ہوئے ہیں-

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال - مربی سلسلہ

حضرت مولانا غلام حسن خاں صاحب پشاوری

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنی بابرکت اور مقدس اولاد کے لئے یہ بشارت دی تھی کہ "آپ کی نسل بہت ہوگی اور کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی نیز خدائی خبر میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ترٰی نسلاً بعیداً یعنی آپ دور کی نسل دیکھیں گے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ چاہتے تھے کہ یہ خدائی وعدے اور بشارتیں جلد پوری ہوں اور انہیں اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھ لیں- چنانچہ اس نیک خواہش اور مقصد کے لئے آپ نے اپنے مریدوں میں سے سب سے پہلے اپنے جس مخلص اور فدائی مرید کو منتخب فرمایا اور جنہیں روحانی تعلق کے ساتھ ساتھ خونی تعلق اور رشتہ میں منسلک ہونے کا شرف حاصل ہوا- وہ حضرت مولانا غلام حسن خاں صاحب پشاوری تھے- وہ شخص بڑا ہی خوش قسمت اور بانصیب ہے جسے حضرت بانی سلسلہ کے سمدھی اور اس کی بیٹی کو بہو بننے کی سعادت حاصل ہوئی- میری مراد حضرت بانی سلسلہ کے منجھلے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے خسر (جو ایک رنگ میں باپ ہی ہوتا ہے) اور حضرت ام مظفر احمد صاحب کے والد محترم سے ہے درج ذیل سطور میں انہی حضرت مولانا موصوف کے مختصر حالات اور اوصاف حمیدہ کا ذکر مقصود ہے-

پیدائش حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی پیدائش ۱۲۶۸ھ یا ۱۸۵۲ء میں ضلع میانوالی میں ہوئی- آپ جناب جہان خاں صاحب نیازی کے فرزند اکبر تھے-

تعلیم اس زمانہ کے حالات کے مطابق آپ نے محلہ کی بیت میں کلام الٰہی اور چند ابتدائی کتب دینیہ پڑھیں- بعد میں ورنیکلر مڈل پاس کر کے راولپنڈی میں نارمل سکول میں تعلیم مکمل کی- پھر آپ نے انگریزی انٹرنس کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا-

ملازمت جب آپ نارمل سکول میں تعلیم مکمل کر چکے تو آپ کو حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب احمدی جو ان دنوں ضلع ہزارہ و پشاور میں انسپکٹر آف سکولز یا اس وقت کی اصطلاح میں چیف محرر تھے نے پہلے آپ کو ایبٹ آباد میونسپل بورڈ مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا پھر وہاں سے تبدیل کر کے پشاور کے مڈل سکول میں لگا دیا- آپ کی پیدائش ضلع میانوالی کی ہے مگر پشاوری کے نام سے معروف ہوئے- اس کی وجہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی آف مردان یوں تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب موصوف فرمایا کرتے تھے کہ میں نارمل سکول راولپنڈی میں گیا- کچھ استاد پاس شدہ طلباء میں سے منتخب کرنے تھے- چنانچہ غلام حسن نامی دو شخص نوجوان مجھے ملے اور پسند آئے- ان میں سے ایک کو میں نے ضلع ہزارہ میں بمقام ایبٹ آباد میونسپل بورڈ مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور دوسرے کو پشاور میونسپل بورڈ مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا- کچھ عرصہ کے بعد پشاور کے ہیڈ ماسٹر کو ضلع ہزارہ میں ایبٹ آباد بدل دیا اور وہاں کے ہیڈ ماسٹر یعنی حضرت مولوی غلام حسن خاں صاحب کو پشاور کے سکول میں لگا دیا- اس طرح حضرت مولوی صاحب پشاور میں وارد ہوئے- حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری کی ایک ہمشیرہ زادی تھی جس کا نکاح انہوں نے مولانا سے ۱۸۷۸ء میں کر دیا- اس طرح آپ حضرت مرزا صاحب قندھاری کے خانہ داماد ہو گئے-"

(الفضل ۱۳- فروری ۱۹۴۳ء)

سب رجسٹرار پشاور کا عہدہ پشاور کے مدارس میں انگریزی زبان داخل کی گئی تو میونسپل بورڈ مڈل سکول ہائی سکول میں تبدیل ہوا- ہیڈ ماسٹر ایک انگریزی خواں گریجوایٹ مقرر ہوا- پھر ۱۸۹۶ء میں بابو پیر بخش کے سب رجسٹرار کے عہدہ سے سبکدوش ہونے پر ڈپٹی کمشنر نے حضرت مولانا صاحب کو سب رجسٹرار مقرر کر دیا- آپ نے اس عہدہ پر چالیس سال تک بخوبی کام کیا-

پبلک لائف حضرت مولانا صاحب پشاور میونسپل کمیٹی میں عرصہ دراز تک میونسپل کمشنر اور نائب صدر رہے- گورنمنٹ کی طرف سے آنریری مجسٹریٹ بھی مقرر کئے گئے- مقدمات میں آپ نے ہمیشہ واقعات کی بناء پر فیصلہ کیا- نہ کبھی رشوت لی اور نہ ہی ناجائز سفارش کو قبول کیا- آپ عرصہ دراز تک محکمہ تعلیم صوبہ سرحد میں ٹیکسٹ بک سوسائٹی میں ممبر رہے اور اسلامیہ کالج پشاور کے روح رواں ممبروں میں سے تھے- آپ کی حسن خدمات کو مدنظر رکھ کر ۱۹۱۱ء کے دہلی دربار میں صوبہ سرحد کی طرف سے آپ کو شامل کیا گیا- بعد میں حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب ملا-

(الفضل ۱۳- فروری ۱۹۴۳ء)

حضرت بانی سلسلہ کی بیعت اور ملاقاتیں آپ نے حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب احمدی کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب براہین احمدیہ کا مطالعہ کر کے قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی- پھر جب حضرت صاحب ۱۸۸۸ء میں لدھیانہ تشریف لائے تو حضرت مولانا صاحب پہلی دفعہ ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور غالباً ۱۸۸۹ء تھا کہ آپ نے حضرت صاحب سے بیعت لینے کی درخواست کی- مگر آپ نے اس وقت بیعت نہ لی- پشاور آ کر تحریری بیعت بھیجی- پھر جب حضرت صاحب نے وفات مسیح کا اعلان فرمایا تو تیسری دفعہ ۱۸۹۱ء میں جا کر ملے- اس ملاقات کا ذکر حضرت صاحب نے ازالہ اوہام جلد دوم میں ان الفاظ میں کیا ہے-

"حبی فی اللہ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اس وقت لدھیانہ میں میرے پاس موجود ہیں- محض ملاقات کی غرض سے پشاور سے تشریف لائے ہیں- میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وفادار مخلص ہیں اور لایخافون لومۃ لائم میں داخل ہیں- جوش ہمدردی کی راہ سے دو روپیہ ماہوار چندہ دیتے ہیں مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد للّٰہی راہوں اور دینی معارف میں ترقی کریں گے کیونکہ فطرت نورانی رکھتے ہیں-"

بعدہ حضرت مولانا موصوف ہر سال ایک دفعہ یا دو دفعہ قادیان جاتے اور حضرت صاحب کی صحبت میں ہفتہ دو ہفتہ گزارتے-

حضرت امام جماعت اول کی بیعت

جب حضرت بانی سلسلہ کی وفات ۲۶- مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور ہوئی تو آپ کو تار ملا- چنانچہ آپ ۲۷ مئی کو روانہ ہو کر دوسرے دن قادیان پہنچے اور ظہر کے بعد بیت مبارک میں بیعت کی- پھر پشاور آ کر دوبارہ تحریری بیعت ارسال کی جس کی قبولیت کا تحریری جواب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دیا-

آپ کے شاگرد آپ کے شاگرد بڑے بڑے معزز عہدوں تک پہنچے مگر اخیر عمر تک آپ کی تعظیم نہایت احترام سے کرتے رہے جن میں نواب سر شمس شاہ وزیر اعظم بلوچستان اور نواب سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد قابل ذکر ہیں-

(الفضل ۱۳- فروری ۱۹۴۳ء)

حلیہ و شمائل حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی آپ کے حلیہ و شمائل کے متعلق لکھتے ہیں-

"آپ درمیانہ قد و قامت اور مضبوط جسم کے مالک تھے قریباً گول ریش مبارک اور گندم گوں چہرہ- بلند بینی- کشادہ پیشانی- خندہ رو- متین- باوقار اور نرم گفتار رقت انگیز گفتگو کرتے کبھی کبھی رقت سے آنسو بھی نکل آتے- لباس سادہ مگر شرفائے پشاور کا سا استعمال کرتے- پاجامہ ٹخنوں تک- کرتہ واسکٹ اور کوٹ اور رومی چوغہ استعمال کرتے- کابلی دستہ بھی سر پر کلاہ اور پشاوری لنگی یا کشمیری شال باندھتے- آخر عمر میں فقیرانہ وضع رکھتے- گرم کمبل اوڑھتے- مزاج پر صوفیت غالب تھی- فیاض مہمان نواز غریب پرور- آپ کا باورچی خانہ ہر وقت گرم رہتا- دوستوں کے قدر دان اور احمدیت کے واسطے ہر طرح کی قربانی کی-..... خدا پر کامل بھروسہ تھا-

(تاریخ احمدیہ صوبہ سرحد ص ۳۷)

زہر خورانی ایک دفعہ آپ کے دوستوں نے اپنے مکان پر دعوت طعام میں شریک ہونے کے لئے آپ کو مدعو کیا- آپ تشریف لے گئے وہاں کسی نے کھانے میں سم الفار ملا دیا- آپ کو گھر آ کر زہر کا اثر نمودار ہوا- حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب جو حکیم بھی تھے نے فوری تدارک کیا اور قے اور دست آور دوائی دی- جس سے زہر خارج ہو اگر تا زیست زہر کی خشکی کا اثر باقی رہا-

(تاریخ احمدیہ ص ۳۲)

شادی اور اولاد حضرت مولانا صاحب کی شادی ۱۸۸۸ء میں ہوئی اور سب سے پہلے لڑکی پیدا ہوئی ایک ہی بیوی سے ڈیڑھ درجن کے قریب اولاد ہوئی- ایک بچی (حضرت سرور سلطانہ صاحبہ) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے بیاہی گئی- آپ نے ساری عمر کلام الٰہی کا درس دیا- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم- اے آپ کے مقام کے متعلق جو انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر میں تھا فرماتے ہیں-

"حضرت مولوی صاحب موصوف حضرت بانی سلسلہ کے قدیم ترین (رفقاء) میں سے تھے- کیونکہ جیسا کہ وہ خود فرمایا کرتے تھے اور حضرت صاحب کی کتب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے- انہوں نے بالکل اوائل زمانہ میں بیعت کی تھی- یعنی اعلان بیعت کے بعد پہلے سال میں ہی یعنی ۱۸۸۹ء میں اس سعادت سے مشرف ہو گئے تھے- چنانچہ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں جو ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئی تھی اپنے احباء کی ذیل میں ان کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی تعریف فرمائی ہے- اس کے بعد ۳۱۳ رفقا کی فہرست میں بھی جو ۱۸۹۶ء میں ایک خاص (خدائی خبر) کی بناء پر بطور نشان تیار کرائی گئی تھی- ان کا ذکر خیر موجود ہے- اور پھر جب حضرت بانی سلسلہ نے اپنے بچوں کی شادی کی تجویز فرمائی تو خاکسار راقم الحروف کی شادی کے لئے حضرت مولوی صاحب کی ایک صاحبزادی کو منتخب فرما کر گویا انہیں اپنے خاندان کے ساتھ منسلک فرما لیا اور بالآخر جب حضرت بانی سلسلہ نے سلسلہ کے بعض مرکزی کاموں کو سرانجام دینے کے لئے ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی تو جن چودہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جب مجلس انصار اللہ کے صدر تھے تو آپ کے ساتھ کئی دفعہ انصار اللہ کے جلسوں کے لئے سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی- میں اکثر دیکھتا تھا کہ اگر دوپہر کے وقت سفر کر رہے ہیں اور یہ وہ وقت ہے جب سکول کے بچوں کو چھٹی ہوتی ہے تو ہماری گاڑی بہت سے بچوں کے پاس سے گزرتی تھی اور تقریباً سارا وقت حضرت صدر صاحب ہاتھ ہلا ہلا کر ان بچوں کو سلام کرتے تھے - اگرچہ آپ ان بچوں کو نہیں جانتے تھے اور وہ بچے بھی آپ کو نہیں جانتے تھے- لیکن جس محبت سے آپ سلام کرتے تھے وہ اس بات کی غماز تھی کہ آپ وطن کے تمام بچوں کو اپنے ہی بچے سمجھتے ہیں اور بچے بھی ایک نہایت بزرگ انسان کی طرف سے از خود سلام ہوتا دیکھ کر نہایت پیاری مسکراہٹ سے جواب دیتے تھے - میرے دل پر یہ بات نقش کر گئی کہ وطن کے بچے ہم سب کے بچے ہیں اور اسی لئے ان سے محبت ہماری فطرت کا لازمہ ہے- حضرت صاحب نے تو یہ بھی کہا ہوا تھا کہ ہر بچہ چاہے وہ کسی جماعت میں ہو اپنی کامیابی سے حضرت صاحب کو اطلاع دے تو حضرت صاحب کی طرف سے اس کے لئے تہنیت کا ایک خط جایا کرتا تھا- میں نصرت آرٹ پریس کا مینجنگ ڈائریکٹر تھا- حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق ہم نے حضرت صاحب کی طرف سے لکھے گئے یا لکھے جانے والے خطوط طبع کر کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں پہنچا دیئے تھے اور ہر وہ بچہ جو چاہے پہلی جماعت میں تھا کامیاب ہو یا بڑا پی- ایچ- ڈی کی ڈگری حاصل کرے- آپ یہ تہنیتی خط ضرور ارسال فرماتے تھے - بچوں ہی کی تعلیم کے لئے آپ نے یہ بھی اعلان کر رکھا تھا کہ ہر احمدی بچی کم از کم مڈل تک تعلیم حاصل کرے اور ہر احمدی بچہ میٹرک تک- اگر کسی بچی یا بچے کے والدین اسے یہ تعلیم نہ دلوا سکیں تو جماعت اس کا انتظام کرے تاکہ جماعت میں کوئی بچی ایسی نہ ہو جو مڈل کلاس سے پہلے تعلیم چھوڑ کر گھر بیٹھ جائے- یا کوئی احمدی بچہ ایسا نہ ہو جو میٹرک سے پہلے تعلیم چھوڑ کر کسی کام پر لگ جائے یا آوارہ پھر رہا ہو- یہ نہ صرف بچوں کے لئے محبت کا اظہار تھا بلکہ احمدیہ جماعت میں ایک اچھی تعلیمی مثال پیش کرنے کی اہلیت پیدا کرنے والی بات تھی-- نہ صرف احمدی بچے ایسا کریں بلکہ احمدی بچوں کو دیکھ کر وطن کے دوسرے بچے بھی یہی تہیہ کر لیں- اسی سلسلے میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے -کہ ہر شخص کو اپنی اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرنا چاہئے- یہ ایک ایسی بنیادی بات ہے کہ اگر انسان اسے پلے باندھ لے تو وہ ساری زندگی آگے ہی بڑھتا جائے گا- کہیں رکے گا نہیں- کسی جگہ کو وہ اپنی منزل نہیں سمجھ لے گا- جو بھی اس کی استعداد ہے- اس کی تکمیل کا تو اسے پتہ ہی نہیں چل سکتا- لیکن ارشاد یہ ہے کہ اس کی استعداد کے دائرے کی تکمیل کی جائے جس کا مطلب یہی تھا کہ راستے میں کہیں تھک ہار کر بیٹھ نہ جائے- چلتے ہی رہنا چاہئے- آگے ہی بڑھتے رہنا چاہئے-

یہ سب باتیں مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں- ہمیں بھی بچوں سے محبت کرنی چاہئے- ہمیں بھی ان کی تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہئے- ہمیں بھی اس بات میں ان کی مدد کرنی چاہئے کہ وہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کریں- میں نے اس سے جو سبق سیکھا وہ میرے لئے انتہائی اطمینان بخش ہے- اب تو میں گاڑی میں دفتر آتا جاتا ہوں- جب تانگے پر جایا کرتا تھا تو ہر بچے یا نوجوان کو چوان سے پوچھتا تھا کہ تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے- آگے کیوں نہیں چلے- اور انہیں طریق بتاتا تھا کہ آپ پڑھتے ہی رہیں- کچھ رسالے کچھ چھوٹی چھوٹی کتابیں- کوئی اخبارات ہمیشہ اپنے پاس رکھیں- میں تقریباً ہر روز یہ باتیں نوجوانوں سے کرتا تھا- اور انہیں اس بات کی تلقین کرتا تھا کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں- اگر تعلیم چھوڑ ہی بیٹھے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ علم حاصل نہ کریں ہمیں چاہئے کہ علم حاصل کریں- کئی ایک سے میں نے یہ بھی کہا کہ میں آپ کو رسالے بھی دے سکتا ہوں اور کتابیں بھی دے سکتا ہوں- آپ احمدی بچے ہیں- آپ کو علم حاصل کرنا چاہئے-

اور دوسری بات یہ کہ جب میں ان بچوں کو جو کلام الہٰی حفظ کر رہے ہیں ایک لمبی لائن میں سیاہ ٹوپیاں پہنے اور سفید قمیض شلوار پہنے سائیکلوں پر ایک لائن میں جاتے دیکھتا ہوں تو میں ان سب کو نہ صرف سلام کرتا ہوں بلکہ ان کے لئے دل میں دعائیں کرتا ہوں- اکثر میرے منہ یہ فقرہ ہوتا ہے کہ یہ ہمارے باغ کے پھول ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی عطا کرے انہیں بہت زیادہ علم حاصل کرنے کی توفیق دے- انہیں اپنے علم کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق دے- اور دنیا کے لئے ان کے وجود کو مفید بنائے-

میں سمجھتا ہوں کہ وہ چند ایک دورے جو میں نے حضرت امام جماعت الثالث' جب وہ صدر مجلس انصار اللہ تھے- کے ساتھ کئے تھے- ان دوروں نے میری زندگی پر یہ اثرات چھوڑے ہیں اور میں ان دوروں کی وجہ سے اور ان اثرات کی وجہ سے حضرت امام جماعت الثالث کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتا ہوں- ان کی باتیں تو اور بھی ہیں لیکن اس کالم میں بچوں کے تعلق میں ان کی باتوں کا ذکر مقصود تھا- اللہ تعالیٰ حضرت امام جماعت الثالث کے درجات بلند فرمائے آمین-

---

محمود مجیب اصغر

انکساری اور تکبّر

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر وحی کے نزول کے بعد آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی "میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ خدا آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ ؐ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور تمام نیک اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں ان پر عامل ہیں مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اور سچی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں"

اس میں زیادہ قابل غور یہ بات ہے کہ وہ تمام نیک اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں ان پر آپ ؐ کا عمل ہے یہ کیفیت ہر زمانے اور ہر معاشرے میں تھوڑی بہت بدلتی رہتی ہے-

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی اخلاقیات پر بہت کچھ لکھا ہے آپ نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے خیال میں اخلاق کے تمام حصوں میں سے جس قدر خدا تعالیٰ تواضع اور فروتنی اور انکساری اور ہر ایک ایسے تذلل کو جو منافی نخوت ہے پسند کرتا ہے ایسا کوئی شعبہ خلق کا اس کو پسند نہیں"-

تواضع' فروتنی' انکسار' کے برعکس جو منفی خلق ہے اسے تکبر اور نخوت کہتے ہیں اس کا خدا تعالیٰ نے مختلف انداز میں ذکر فرمایا ہے ایک جگہ فرمایا کیا انسان کو معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو ایک حقیر قطرہ سے پیدا کیا ہے پھر جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اچانک جھگڑالو بن جاتا ہے" ایک اور موقع پر حضرت لقمان کی پر حکمت نصائح کے سلسلہ میں فرمایا (جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں) "اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ) سے مت پھلا اور زمین پر تکبر سے مت چل اللہ تعالیٰ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا"

ابو ہریرہ سے" روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عزت اور بڑائی تو میرا لباس ہے جو مجھ سے چھین کر خود پہننا چاہے تو میں اسے عذاب دوں گا"

آنحضرت ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں جانے کے لائق نہیں اس پر کسی شخص نے عرض کیا کیا یہ بھی تکبر ہے کہ انسان بالطبع چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اس کی جوتی اچھی ہو آپ نے فرمایا کہ یہ تکبر نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ خود خوبیوں اور حسن و جمال والا ہے اور صفائی اور خوبیوں اور حسن و جمال ہی کو پسند کرتا ہے تکبر لوگوں کو حقیر سمجھنے اور حق کو قبول نہ کرنے کا نام ہے-

اس کے بالمقابل تواضع اور انکساری کا خلق اپنانے کے بارہ میں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ انکسار اور عجز کے ساتھ اپنی زندگی گذارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتویں آسمان تک اٹھا کر لے جاتا ہے اور عزت کے بلند مقام پر فائز کرتا ہے آپ ؐ کی اپنی جو حالت تھی آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کا شروع سے آخر تک سب کا سردار بنایا ہے لیکن میں اس بات پر فخر نہیں کرتا یہ محض اللہ کا فضل ہے آپ ؐ کی عملی زندگی کی اس بارہ میں کئی مثالیں تاریخ نے ریکارڈ کی ہیں چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر جب آپ ؐ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ کی یہ کیفیت تھی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء اور اس کی شان کبریائی اور اس کا شکر کرتے ہوئے آپ ؐ جس سواری پر سوار تھے اس پر آپ ؐ کا سر جھکنا شروع ہوا اور جھکتا چلا گیا یہاں تک کہ آپ ؐ کی پیشانی کاٹھی کے ساتھ لگ گئی اب اس سے زیادہ آپ ؐ کیسے جھک سکتے تھے اور یہ آپ ؐ کے اس خلق عظیم کی وجہ سے تھا ورنہ دنیا کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیں کوئی فاتح اس شان سے کبھی مفتوحہ علاقوں میں داخل نہیں ہوا-

حضرت عمر ؓ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ بیت المقدس کی فتح پر عیسائیوں نے یہ شرط رکھی کہ مسلمانوں کے خلیفہ آکر صلح معاہدہ پر خود دستخط کریں ابو عبیدہ بن الجراح اس وقت اسلامی افواج کے شام میں سپہ سالار تھے انہوں نے حضرت عمر ؓ کو یہ درخواست لکھ کر بھجوائی حضرت عمر ؓ خود مدینہ سے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے جابیہ کے مقام پر اسلامی افواج کے افسروں نے ان کا استقبال کیا حضرت عمر ؓ سادہ لباس میں ملبوس تھے اور ایک اونٹ پر سوار تھے انہیں ایک عمدہ لباس اور ترکی گھوڑا پیش کیا گیا کہ وہ لباس پہن کر اور ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے رومیوں کے پاس بیت المقدس میں جائیں کہتے ہیں پہلے انہوں نے لباس پہن لیا اور ترکی گھوڑے پر سوار ہو گئے تھوڑی دور جا کر گھوڑے سے اتر گئے اور فرمایا کہ میرا وہی لباس اور وہی سواری لاؤ میں اسی طرح جا کر معاہدے پر دستخط کروں گا کیونکہ خدا نے ہمیں اسلام کی جو عزت دی ہے وہی ہمارے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

اس کتاب میں آنکھ کی پتلی کے فعل پر بھی ابن رشد نے جس طرح شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے وہ دوسری کتابوں میں نہیں ملتی۔ اسلامی علوم و فنون کی تاریخ میں ابن رشد کی شہرت طبی بصیرت کے باوجود فلسفی کی حیثیت سے زیادہ ہوئی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بہت بڑا مفکر تھا اور اپنے موروثی عقائد و مسائل میں اس نے ابن سینا سے بھی اختلاف کیا۔ لیکن جہاں تک طب کا تعلق ہے۔ اس فن میں وہ اس کی امامت کو تسلیم کرتا تھا۔ معاصرین میں ابن طفیل کے علاوہ ابن ماجہ سے بھی اس کے تعلقات بہت اچھے تھے۔ وہ ایک گمراہ فلسفی ضرور تھا۔ مگر تنگ نظر نہیں تھا دوسروں کے فضائل کا اعتراف نہایت فراخدلی سے کرتا تھا۔ اس نے اپنی کتاب "الکلیات فی الطب" کے اختتام پر ابن زہر سے استفاد کا ذکر بہت اچھے الفاظ میں کیا ہے۔

طب میں اس کی کتاب "الکلیات" نہایت جامع کتاب ہے اور یہی اس کی شہرت کے لئے کافی ہے اس کی آزاد روی اور عقلیت پسندی کا بہت چرچا تھا۔ اس کا فلسفیانہ مزاج ایسا تھا کہ وہ ہر شے کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد اس کے وجود و عدم کا فیصلہ کرتا۔ جب کہ اس کے اس معیار کو سرتاسر درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی لئے اس کے بعض معاصرین اسے انتہاپسند سمجھتے تھے۔ اس کی عقلیت پسندی کی غیر معتدل روش کے نتیجے میں اسلامی اندلس میں مادیت کا ایک رجحان پیدا ہونے لگا اور اس نے رفتہ رفتہ تالمودیوں یہودیوں اور مسیحی پیشواؤں کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا اور کلیسیائی جماعت میں انقلاب پیدا ہو گیا۔

مغرب میں ابن رشد کی شہرت ارسطو کے شارح اور نقاد کی حیثیت سے ہوئی اس کی شرح و تفسیر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ صرف متن کی تائید و تردید تک محدود نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ اس پر عالمانہ تبصرہ بھی ہوتا تھا۔ اس زمانے میں یورپ پر نوبان کا اثر زیادہ تھا۔ لیکن ابن رشد کی تفسیر پھر بھی پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی اور اپنی تنقیدی روح کی وجہ سے بہت مقبول ہوئی۔ عربی سے عبرانی میں اس کے تراجم ہوئے اور پھر اس کی کتابیں لاطینی میں منتقل کی گئیں۔

ابن رشد نے ارسطو کے خیالات کی تشریح اور اس پر ایک مخصوص زاویہ تنقید کی وجہ سے مغرب پر دیرپا اثرات چھوڑے پورے چار سو سال تک یورپ پر ابن رشدیت چھائی رہی۔ اس کی تصانیف آج بھی زندہ ہیں۔ چنانچہ مارس بائیجس" نے ۳۰ء میں ابن رشد کی تصنیف تہافتہ التہافتہ" کو بیروت سے شائع کیا۔ مغرب کے مادہ پرستانہ رجحان کو اس سے بہت شہ ملی لیکن مشرق اور بالخصوص بلاد اسلامیہ میں یہ کتاب اس کے زوال کا باعث بنی۔

ابن رشد نے یہ کتاب دراصل امام غزالیؒ کی مشہور کتاب "تہافتہ الفلاسفہ" کی تردید میں لکھی تھی فلسفیوں کی عقلیت پرستی اور مادیت پسندی پر امام غزالیؒ نے جو کاری ضرب لگائی تھی وہ ابن رشد کی طبع آزاد کو گراں گزری تھی جواب میں اس نے منتقمانہ اور انتہاپسندانہ رویہ اختیار کیا جو علماء اور صحیح الفکر مسلمانوں کو پسند نہیں آیا اس کے خلاف نفرت و بے زاری عام ہو گئی۔

رائے عامہ کی اس برہمی اور ابن رشد کی خطرناک فکری لغزشوں اور گمراہیوں کی وجہ سے ابویوسف کے بعد المنصور جب اس کا جانشین ہوا تو اس نے ابن رشد کو قید میں ڈال دیا دربار کے علماء کا یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ اگر اس کے گمراہ کن خیالات کا نوٹس لے کر احتساب نہ کیا گیا تو ملت اسلامیہ میں فکری انتشار اور فساد عقائد کا فتنہ پیدا ہو گا۔

کچھ دنوں تک وہ اسیر رہا۔ پھر اس کو رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد اس میں تصنیف و تالیف کا وہ جوش و خروش باقی نہیں رہا۔ اور زیادہ عرصہ تک وہ زندہ نہیں رہ سکا۔ ۱۱۹۸ء میں وہ انتقال کر گیا۔

مراکش میں اس کی قبر آج تک موجود ہے بعض محققین نے لکھا ہے کہ مرنے کے بعد اس کی لاش قرطبہ لائی گئی۔ اور وہیں مدفون ہوا۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۱۵-اپریل ۹۵ء)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 20- اپریل 1956ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY April 20, 1956.

ADVERTISE IN THE TRUTH
Write to :- Advertisement Manager
45, Idumagbo Ave
Phone 20602 Lagos

the TRUTH

AN AHMADIYYA PUBLICATION

BOOKS ! BOOKS !! BOOKS !!!
LITERATURE (Registered in Nigeria)
45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.
Phone 20602

Vol. V, No. 21 — Price ONE PENNY

Islamic Congress Delegation Arriving In Lagos On 22nd For Ten-Day Tour Of The Country

The Delegation Wants To Meet As Many Muslims As It Can And Discuss With Them The Cultural Help That It Might Be Able To Give

The Islamic Congress delegation will arrive in Lagos by Air on the 22nd of April and will stay in the country for ten days.

During this period the members of the delegation intend to meet the Muslims of this land and discuss necessary details of any cultural help that the Congress might be in a position to give.

The members of the delegation are: Dr. M. M. Sayyad, Dr. H. A. Mahmoud and Dr Mahmud Brelvi, the last gentleman is a Pakistani. The Congress was inaugurated some years ago on the occasion of a pilgrimage and at the instance of the Saudi Arabian, Pakistani and Egyptian Governments. The King of Saudi Arabia is the President while an Egyptian, Col. Anwar Sadat, is the General Secretary. The General Secretariat is in Cairo, Egypt where Dr. Brelvi is busily engaged in producing necessary literature. It will be recalled that Dr. Brelvi is a great literary giant of the undivided subcontinent of India.

To receive the delegation in Lagos, a Muslim Reception Committee comprising almost all the shades of Muslim opinion was set up some time ago. This Committee appointed a

اسلامک کانگرس (جس کا صدر دفتر قاہرہ میں تھا) کا ایک وفد نائیجیریا آیا۔ اس کے دو ممبر مصری تھے اور ایک پاکستانی۔ پاکستانی ممبر محمود بریلوی بطور مورخ خاصے معروف تھے۔ پاکستانی ہونے کے ناطے بریلوی صاحب نے مجھ سے رابطہ کیا اور ان کی پریس کانفرنس اور ریڈیو نائیجیریا پر تقریر کا میں نے انتظام کر دیا۔ یہ وفد ۱۹۵۶ء میں نائیجیریا آیا تھا۔

بقیہ صفحہ ۴

احباب کو اس انجمن کی ممبری کے لئے جماعت میں سے منتخب فرمایا ان میں حضرت مولانا موصوف بھی شامل تھے۔

(الفضل ۱۸- فروری ۱۹۴۳ء)

آپ نے مزید تحریر فرمایا۔

"حضرت مولوی صاحب کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ وہ صوبہ سرحد میں گویا احمدیت کے ہراول دستہ کے قائد اور لیڈر تھے جن کے ذریعہ نہ صرف پشاور اور اس کے اردگرد کے بہت سے لوگوں نے حق کو قبول کیا بلکہ درہ خیبر کے رستہ آنے والے باشندگان افغانستان میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا۔"

(الفضل ۱۸- فروری ۱۹۴۳ء)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت مولانا صاحب کے ذریعہ جن احباب نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا ان کی تعداد ۴۳ ہے اور ان کی فہرست تاریخ احمدیہ صوبہ سرحد میں ص ۴۶ تا ۵۱ درج ہے۔

امامت ثانیہ کی بیعت میں حضرت مولانا کو کچھ دیر ہو گئی مگر آخر اللہ نے آپ کے دل کو کھول دیا۔

امامت حقہ ثانیہ کی بیعت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں:-

"جب میں نے ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت مولوی صاحب موصوف کو قادیان تشریف لانے کی تحریک کی تو انہوں نے کچھ تامل کے بعد اسے قبول کر لیا اور پھر چند دن کے قیام کے بعد جنوری ۱۹۴۰ء میں خدا نے انہیں بیعت کی توفیق عطا کر دی۔ یقیناً یہ ایک خاص تقدیر تھی جو ایک طرف ان کی نیکی اور دوسری طرف ہماری دلی تڑپ کی وجہ سے انہیں وفات سے پہلے گویا گھیر گھیر کر قادیان کھینچ لائی.... ظاہری حالات کے ماتحت ہمیں ان کی طرف سے گویا مایوسی تھی۔ خدائی رحمت کی تقدیر نے انہیں آپکڑا اور اب وہ قادیان میں حضرت بانی سلسلہ کے پہلو میں مدفون ہیں کیونکہ بیعت کے ساتھ ہی انہوں نے وصیت کی توفیق بھی پالی تھی۔"

(الفضل ۱۸- فروری ۱۹۴۳ء)

وفات- جنازہ و تدفین حضرت مولانا صاحب کی وفات ۲- فروری ۱۹۴۳ء کو ساڑھے دس بجے رات بعارضہ بلڈ پریشر اور نظام عصبی کے بگاڑ سے ہوئی۔ آپ کی عمر ۹۱ سال تھی اگلے روز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جنازہ پڑھایا اور کندھا دیا۔ تدفین مکمل ہونے پر دعا کروائی۔ حضرت مولوی صاحب کو قطعہ خاص برائے قدیم رفقاء میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۵

لئے کافی ہے چنانچہ وہ سادہ لباس (جس میں پیوند لگے ہوئے تھے) اور اسی اونٹ پر سوار ہو کر گئے اور معاہدے پر دستخط کئے۔ یہ بھی سادگی اور انکساری کی ایک زبردست مثال ہے جو تاریخ نے محفوظ کی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں نے بھی تکبر سے بچنے اور انکسار اور تواضع اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ یہ وہ خلق ہے جو اس دور میں معدوم ہوتا جا رہا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس بارہ میں ایک موقع پر فرماتے ہیں "جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھائے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے (کلام الٰہی کے) علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامان اس کو (کلام الٰہی) سے نہیں مل سکتا جس کو پاکر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے" (الحکم ۲۱- مارچ ۱۹۰۱ء) تکبر کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہاں میں انسان کو رسوا کر دیتی ہے خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں" (آئینہ کمالات.....)

آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب لاوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا"

اس طرح آپ فرماتے ہیں۔

"عبادت کی فروع میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بیٹوں سے کرتے ہو اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگذر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے پردہ پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل اور پاک نفس ہو کر پرہیزگاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گذارو اور تم بری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو اور یہ کہ خلق اللہ کے لئے بلا تکلف اور بلا تصنع یعنی نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ اور یہ کہ تم اپنے کبر سے اپنی کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو اور نہ کسی قول اور بات سے اس کے دل کو زخمی کرو بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاکساری سے جواب دو اور اسے مخاطب کرنے میں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر لو اور جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ بوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں...... اور انسان کی غم خواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو" (اعجاز...... اردو ترجمہ)

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

بقیہ صفحہ ۱

اگر سینوں کو گرفتار کرے تو مزاحم ہو- اس طرح دونوں فوجوں میں جو کچھ جنگ بھی ہوئی اور وزیر اعظم کے دل میں کینہ اور بغض بیٹھ گیا- اس نے ہلاکو خان کو لکھا کہ آپ حملہ کریں میں آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں- ہلاکو خان چڑھ آیا- ادھر بھی لشکر تیار ہوا- اگرچہ اس گئے گزرے وقت میں بھی مسلمان ہلاکو خان کے مقابلہ کی تاب رکھتے تھے مگر وزیر نے مسلمانوں کی فوج کو دریا کے دھانہ پر اتارا اور رات کو دریا کا بند تڑوا دیا- جس سے لاکھوں مسلمان غرق ہو گئے- خلیفہ نے صلح کی درخواست کی ہلاکو کی طرف سے کہا گیا کہ ملک آپ کا ہے ہمیں کیسے یقین آئے کہ آپ صلح کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے آپ کچھ منتخب لوگ ہمارے پاس بھیج دو- چنانچہ ادھر سے جس قدر کام کرنے والے لوگ تھے- امراء- علماء- صوفیاء جرنیلوں میں سے منتخب کر کے بھیج دیئے گئے- ہلاکو نے ان کو گرفتار کر لیا- دیکھو ایک چھوٹی سی بات تھی جو صرف ایک تماشہ دیکھنے کے لئے کی گئی تھی- لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغداد تباہ ہو گیا-- ۱۸ لاکھ آدمی قتل ہوا- اس میں شیعہ سنی کی تمیز نہ کی گئی- ایک ہزار کے قریب شاہی خاندان کی عورتوں سے زنا بالجبر کیا گیا- تا کہ آئندہ کوئی مدعی خلافت نہ کھڑا ہو-

تو فتنہ کی بات ہمیشہ چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے- مگر نتائج نہایت خطرناک پیدا کرتی ہے- دیکھو دیا سلائی کتنی چھوٹی ہوتی ہے- مگر میل ہا میل کے جنگل جلا کر راکھ کر دیتی ہے-

(از خطبہ 20 جولائی 1917ء)

عہدیداران سے گذارش

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کے تحت دفتر اول کے (وفات یافتہ) مخلصین کے کھاتوں کو زندہ رکھنا ہر مخلص احمدی پر واضح ہو چکا ہے اور ان کے وارث بفضل خدا ان کی طرف سے چندہ بھجوا رہے ہیں-- اس ضمن میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ جس طرح وصیت کا چندہ ادا کرتے وقت وصیت کے نمبر کا اندراج ضروری ہے اسی طرح دفتر اول کے وفات یافتہ مخلصین کی طرف سے چندہ ادا کرتے وقت بھی ان کا کھاتہ نمبر ظاہر کرنا ازبس ضروری ہے-

جہاں تک کھاتوں کے نمبروں کا تعلق ہے ان کی اطلاع دی جا چکی ہے تاہم مقامی طور پر کسی وفات یافتہ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہ ہو تو وہ وفات یافتہ کے نام اور ان کے وارثوں کے نام جو ان کی طرف سے چندہ دے رہے ہیں دفتر ہذا میں بھجوا کر معلومات حاصل کر لیں تاکہ مرکز میں اندراجات میں کسی غلطی کا احتمال نہ رہے-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

الفضل کی قیمت میں اضافہ

○ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کاغذ کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جہاں ملک بھر کے اخبارات اپنی قیمتوں میں کئی ماہ قبل اضافہ کر چکے تھے- ابھی تک الفضل نے اضافہ نہ کیا تھا- لیکن کاغذ کی قیمت میں کمی نہ آنے کے باعث اور دیگر مختلف اشیاء میں مہنگائی کے برقرار رہنے بلکہ اضافہ ہو جانے کی وجہ سے مجبوراً الفضل کی قیمت میں صرف پچاس پیسے فی شمارہ اضافہ کیا جا رہا ہے- یکم جولائی سے الفضل کے نرخ درج ذیل ہونگے-

فی شمارہ	۲٫۵۰ روپے
سالانہ	۷۵۰ روپے
ششماہی	۳۷۵ روپے
سہ ماہی	۱۸۶ روپے
خطبہ نمبر	۱۵۰ روپے

ممالک بیرون سے ۷۵۰ + ڈاک خرچ (اس کی تفصیل الگ دی جائے گی)

(مینیجر الفضل- ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ولد چوہدری محمد الدین بھٹی والا آف شکار ماچھیاں کو ۱۲-۵-۹۵ کو دائیں طرف فالج ہو گیا تھا- فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہے اب قدرے افاقہ ہے- مگر چل پھر نہیں سکتے- احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ ضیاء الدین صاحب بٹ آف سمبڑیال چھ سال کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۸- جون ۹۵ء بعمر ۶۰ سال بروز اتوار انتقال کر گئیں- موصوفہ عدنان احمد صاحب بٹ متعلم جامعہ احمدیہ کی والدہ تھیں- مکرم عرفان احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی-

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے-

○ عزیزہ منصورہ راحت صاحبہ بنت مکرم راجہ ناصر احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ معمولی سی علالت کے بعد مورخہ ۲۱-۶-۹۵ کو فضل عمر ہسپتال میں صبح ۴ بجے بعمر ۲۵ سال انتقال کر گئی-

جنازہ اسی روز بعد عصر بیت المہدی میں پڑھایا گیا- بعد میں قبرستان عام میں تدفین عمل میں لائی گئی-

احباب کرام سے بچی کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم ملک منور جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت اطلاع دیتے ہیں-

محترم ملک عنایت اللہ صاحب ولد ملک محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۱۷-۶-۹۵ کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے-

آپ حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب جٹ (وفات یافتہ) سابق امیر مقامی قادیان کے سگے بھتیجے تھے- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے-

○ محترمہ فرزانہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب جاوید دار العلوم جنوبی ربوہ مورخہ ۱۵- جون ۹۵ء کو بقضاء الٰہی وفات پا گئیں- اسی روز بعد عصر بیت المہدی میں جنازہ محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور قبرستان عام نمبر ۱ میں تدفین کے بعد مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کروائی- موصوفہ اپنے محلہ کی لجنہ اماء اللہ کی لمبا عرصہ سے جنرل سیکرٹری تھیں- اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے-

ضرورت محررین

○ تحریک جدید میں محررین درجہ دوم کی چند آسامیاں خالی ہیں- خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ ۳۰-۶-۹۵ تک دفتر وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں- امیدوار کا میٹرک (سیکنڈ ڈویژن) ہونا ضروری ہے- ایف اے / ایف ایس سی اور بی اے / بی ایس سی بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں-

(وکیل الدیوان- تحریک جدید)

گمشدگی رسید بک

○ ایک عدد رسید بک نمبر ۱۷ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی کو جاری کی گئی تھی- مورخہ ۲۳-۴-۹۵ کو گم ہو گئی ہے- اس کی رسیدات ۱ تا ۷۰ تک استعمال ہو چکی ہیں لہٰذا گذارش ہے کہ اس رسید بک پر مزید ادائیگی نہ کریں- ملنے کی صورت میں درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں- دفتر خدام الاحمدیہ ایوان محمود ربوہ-

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- جون- 1995ء
گرمی پھر سے بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38ء5 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کی اپیل پر ایم کیو ایم کے ایک کارکن کی ہمشیرہ کے گینگ ریپ کے خلاف سوگ کی اپیل کے پہلے روز کراچی میں موت کا راج رہا- دہشت گردوں نے چناب ایکسپریس کو آگ لگا دی دہشت گردوں کی فائرنگ اور پر تشدد ہنگاموں میں ۱۸- افراد ہلاک ہو گئے- دہشت گردوں نے ۱۵ گاڑیوں کے علاوہ محکمہ ٹیلی فون کی ایک بلڈنگ' ایک بینک' پٹرول پمپ اور کے ای ایس سی کے دفتر کو نذر آتش کر دیا- ہفتہ کے روز کراچی شہر میں ویرانی چھائی رہی- فیروز آباد میں آگ لگانے والا ایک دہشت گرد پولیس کی فائرنگ سے مارا گیا- مسعود آباد میں رینجرز سے مقابلہ کرنے والے چار دہشت گرد گرفتار کر لئے گئے-

○ جمعہ کو رات گئے گھیراؤ جلاؤ کا سلسلہ شروع ہو گیا- پولیس اور رینجرز سڑکوں سے غائب ہو گئی- شہر میں مکمل ہڑتال تھی' سڑکیں سنسان تھیں- شہر کے کئی علاقوں میں گولیاں چلتی رہیں- حیدر آباد' لطیف آباد' سکھر' نواب شاہ' اور ٹنڈو آدم میں بھی ایم کیو ایم کی اپیل پر یوم سوگ منایا گیا- کئی اور شہروں میں بھی ہنگامے ہوئے- جگہ جگہ سے ہاتھ پاؤں بندھی ہوئی لاشیں برآمد کر لی گئیں- پولیس پر بھی فائرنگ ہوئی- اورنگی اور ملحقہ علاقوں میں مسلسل فائرنگ ہوتی رہی-

○ کراچی میں روزنامہ نوائے وقت اور ادارہ نوائے وقت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ دی نیشن کے دفاتر پر اینٹی ٹینک راکٹ سے حملہ کیا گیا اور شدید فائرنگ کی گئی- حملہ آور تین گاڑیوں پر آئے اور راکٹ داغنے کے بعد شدید فائرنگ شروع کر دی- راکٹ دفتر کے سٹور کی دیوار کو توڑتا ہوا دوسری دیوار کو جا لگا- دھماکہ سے پورا علاقہ لرز اٹھا- تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا- دفتر کا عملہ بال بال بچ گیا- دھماکہ کے بعد فون پر دھمکیاں بھی دی گئیں کہ اسے آخری واقعہ نہ سمجھا جائے- اس سے قبل ۲۳- فروری ۹۵ء کو نوائے وقت کے دفاتر پر کلاشنکوفوں سے زبردست حملہ کیا گیا اور عمارت کو آگ لگا کر ایک پوری منزل تباہ کر دی گئی تھی-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ نوائے وقت اور نیشن پر حملہ قومی اداروں کو یرغمال بنانے کی کوشش ہے- دہشت گرد پریس کی آزادی کو کچلنا چاہتے ہیں- حکومت سندھ کو سخت اقدامات کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے-

○ پولس نے علاقہ غیر درہ آدم خیل سے بھاری تعداد میں راکٹ اور مہلک ہتھیار ملک کے دوسرے حصوں میں سمگل کرنے کی کوشش ناکام بنا دی- ہتھیاروں کی بڑی کھیپ پر قبضہ کر لیا گیا ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلے پر صدر لغاری سے میرا کوئی اختلاف نہیں- ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ ہم نے حامد ناصر چٹھہ کو کبھی نہیں کہا کہ ہمیں منظور وٹو نہیں چاہئے- اگر کوئی اختلاف ہیں تو یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے- اس کے لئے صوبائی کابینہ کا پلیٹ فارم ہے- انہوں نے کہا کہ الطاف گروپ پاکستان کے استحکام اور یکجہتی کے خلاف سازش کر رہا ہے- اس کے دہشت گرد بھارت سے تربیت حاصل کرتے ہیں- یہ دہشت گردی حکومت کے نہیں ملک کے خلاف ہے اس لئے یہ ختم ہونی چاہئے- انہوں نے کہا کہ میرا الطاف گروپ کو مشورہ ہے کہ وہ ہتھیار پھینک کر مذاکرات کی راہ اختیار کرے اور دہشت گردوں کو حکومت کے حوالے کر دے- اگر الطاف حسین عظیم طارق' ایس ایم طارق اور صلاح الدین کے قتل کی مذمت کریں تو صورت حال بہتر ہو سکتی ہے- انہوں نے کہا کہ کراچی میں دہشت گردی جونیجو دور سے جاری ہے-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم الطاف حسین کے اس بیان پر کہ ہم ہتھیار نہیں پھینکیں گے' برطانیہ سے احتجاج کریں گے اور رابطہ کریں گے- الطاف وہاں بیٹھ کر دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے-

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور مسلم لیگ (ج) کے رہنما مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ اگر وٹو مسلم لیگ (ن) سے ملے تو میں اپنے ۱۶ ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی سے تعاون کروں گا- اس سلسلے میں مسلم لیگ (ج) کے ساتھیوں سے بات کر چکا ہوں- وٹو اچھے اور نرم مزاج سیاستدان ہیں- مگر ان میں ایک دو خامیاں ہیں جن سے انہیں آگاہ کر دیا گیا ہے- انہوں نے کہا کہ ملک میں جمہوریت بے نظیر کی وجہ سے پروان چڑھ رہی ہے- اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ وٹو کے مسلم لیگ (ن) سے رابطے ہیں-

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ مسٹر نواز شریف سے براہ راست ملاقات پر رضامند ہو گئے ہیں- اعجاز الحق اور سینیٹر طارق چوہدری دونوں لیڈروں میں ملاقات کی کوششیں کر رہے ہیں- مسٹر چٹھہ نے اعجاز الحق کے ذریعے نواز شریف کو پیغام بھجوایا کہ وہ ان سے ملاقات کے لئے تیار ہیں- اعجاز الحق نے گذشتہ روز مسٹر منظور احمد وٹو سے بھی ملاقات کی-

○ ایران نے امریکہ کے خلاف پاکستان سے مدد مانگ لی ہے- بی بی سی نے کہا ہے کہ مغربی ممالک کی جانب سے امریکی پابندیوں کی مخالفت کے بعد پاکستان کا بھی حوصلہ بڑھا ہے اور وہ کھل کر ایران کی حمایت کر رہا ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلے پر ہماری کانفرنس کامیاب ہو گی- اور اس کے نتیجہ میں کراچی کا مسئلہ حل ہو جائے گا-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) کی راہیں جدا کرنے والے احمقوں کی جنت میں بستے ہیں- پی ڈی ایف کا اتحاد موجودہ اسمبلیوں تک قائم رہے گا- پنجاب میں کوئی بحران نہیں- مخلوط حکومت طے شدہ منصوبے کے تحت چل رہی ہے-

○ وفاق کی خواہش پر پنجاب پولیس کو کراچی بھیجنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے-

○ یکم جولائی سے ادویات کی قیمتوں میں ۷ سے ۱۵ فیصد اضافے کی منظوری دے دی گئی- زندگی بچانے والی ادویہ اور اینٹی بائیوٹکس سمیت ہر قسم کی مصنوعات مہنگی ہو جائیں گی-

---

آنکھوں کے مریضوں کو اب
بریگیڈیئر ڈاکٹر مبشر احمد لاہور چھاؤنی
24- علاؤالدین روڈ پر شام ہر روز
سوائے جمعہ اور جمعرات کو 5 تا 7 بجے
دیکھتے ہیں- فون : 6662057

لندن جانیوالے احباب کیلئے
"خوشخبری"
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی
سیر و قیام ہوٹل
• کراچی لندن واپسی 15300+1000 ٹیکس
کل کرایہ /16300
• لاہور لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس
کل کرایہ /21200
• اسلام آباد لندن واپسی 20200+1000 ٹیکس
کل کرایہ /21200
کنفرم سیٹیں- آرام دہ سفر
• Repeat Visit Visa فری سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
13/ج النصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ فون 211550 فیکس 211166

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ ننکہ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون : 254634

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی وبادی کے لئے. بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے
ANUS ITCH CURE	20/-	☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے
CONSTIPATION CURE	20/-	☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دقت سے آئے
FISSURE CURE	20/-	☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے
FISTULA CURE	20/-	☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے
HEMORRHAGE CURE	20/-	☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے
HEMORRHOIDS CURE	20/-	☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے
PROLAPSUS CURE	20/-	☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا
PILES OINTMENT	8/-	☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-

کیوریٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

پتہ